۱۴۶/۲۹۹

Date

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درج ذیل مسئلے کے بارے میں کہ زید اور بکر دو بھائی تھے، ان کی چار بہنیں تھیں، میراث میں ملا ایک مکان اُن کے پاس تھا آپس کے مشورے سے دونوں بھائیوں نے (بہنوں کی اجازت کے بغیر) مکان فروخت کیا، جس کے ان کو نوّے ہزار روپے ملے۔ دونوں نے پینتالیس پینتالیس ہزار لئے اور دو دو بہنوں کو اپنے ساتھ رکھ لیا۔

پھر زید نے اپنے ملے پینتالیس ہزار میں 55000/= ہزار روپے ملا کر ایک لاکھ روپے میں ایک مکان خریدا، پھر اسے پانچ لاکھ پچاس ہزار روپے میں فروخت کیا، اور اس میں ڈھائی لاکھ مزید ملا کر آٹھ لاکھ 800000/= روپے میں ایک مکان خریدا جس کی موجودہ قیمت تیس لاکھ 3000000/= روپے ہے۔

اب زید اپنی دو بہنوں کو حصہ دینا چاہتا ہے، تو شرعاً وہ ان کو مکان کی موجودہ مالیت (تیس لاکھ روپے) کے اعتبار سے حصہ دے گا یا فقط پینتالیس ہزار (جو اصل میراث والا مکان فروخت کرنے پر ملے تھے) میں سے حصہ دے گا، حصے کی بھی وضاحت کر دیجئے۔ فقط والسلام

مستفتی نصیب اللہ رحمن

0313-2096341

تنقیح: مذکورہ مکان کو فروخت کرنے کے بعد دونوں بھائیوں نے ایک تحریر لکھوائی اس تحریر میں درج ذیل شرائط کے ساتھ دونوں بھائیوں کے دستخط ثبت ہیں۔

"ہر بھائی دو دو بہنوں کو اپنے پاس رکھے اور اپنے پاس موجود رقم سے ان کا حصہ دے۔"

تمام بہنیں اپنے بھائیوں کے عائد کردہ شرائط پر اور اُن کے پاس جانے پر راضی تھیں۔

نوٹ: زید نے بہنوں کی رقم کو شرکت کے طور پر استعمال نہیں کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

صورتِ مسئولہ میں زید اپنی دو بہنوں کو بطورِ میراث کے صرف پینتالیس ہزار میں سے حصہ دے گا، باقی منافع زید کی ملکیت ہیں، لیکن زید کے لئے ان منافع کا صرف اُتنا حصہ لینا حلال ہے جو اس کے اپنے حصے کی رقم سے آیا ہے، بہنوں کے حصے سے جو منافع حاصل ہوا ہے تو اس میں چونکہ "خُبث" ہے، اس لئے زید کے لئے منافع کے اس مقدار کا لینا حلال نہیں، لہٰذا زید کو چاہئے کہ بہنوں کے حصے سے جو نفع آیا ہے وہ انہیں ہی دیدے یا فقراء پر صدقہ کرے۔

حصے کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ زید ہر بہن کو 11250/= روپے بطورِ میراث کے اور 227081/= روپے ان کے حصے رقم سے حاصل شدہ منافع کے دے گا، باقی مکان زید ہی کا ہوگا،

(اگلے صفحے پر)

Scanned by CamScanner

دار الافتاء

Date

مزید سمجھنے کے لئے درج ذیل نقشہ دیکھ لیں۔

میت

| بیٹی | بیٹی | بیٹا |
|---|---|---|
| 1 | 1 | 2 |

کل ترکہ =/45000 میں سے ہر وارث کا حصہ

| ملنے والی رقم | فیصدی حصہ | عددی حصہ | ورثاء | نمبر شمار |
|---|---|---|---|---|
| 22500/= | 50% | ٢ | بیٹا (زید) | ١ |
| 11250/= | 25% | ١ | بیٹی | ٢ |
| 11250/= | 25% | ١ | بیٹی | ٣ |

کل منافع =/3000000 سے ورثاء کے حصے۔

| ملنے والی رقم | ورثاء | نمبر شمار |
|---|---|---|
| 253937.5/= | بیٹا (زید) | ١ |
| 232031/= | بیٹی | ٢ |
| 232031/= | بیٹی | ٣ |

لما في الهندية:

«لو تصرّف أحد الورثة في التركة وربح، فالربح كلّه للمتصرف وحده كذا في الغياثية»؛

(كتاب الشركة، الباب السابع في المتفرقات ٢/٣٤٦ دار الفكر)

وفي شرح المجلّة:

«إذا أخذ أحد الورثة مبلغًا من الدراهم من التركة قبل القسمة بدون إذن الآخرين وعمل فيه وخسر تكون الخسارة عائدة إليه كما أنّه إذا ربح لا يسوغ لبقية الورثة طلب حصّة منه.

(المادة، ١٠٩٠، ٣/٤٧ ط. دار الكتب العلمية)

وفيه أيضًا:

«سئل أبو بكر عن شريكين جُنّ أحدهما وعمل الآخر بالمال حتى ربح او وضع قال: الشركة بينهما قائمة إلى أن يتمّ

(باقی منسلکہ ورق پر ملاحظہ ہو)

Scanned by CamScanner

Date

انطباق الجنون عليه فإذا قضى ذلك يتفسخ الشركة بينهما
فإذا عمل بعد ذلك فالربح كله للعامل والوضيعة عليه وهو كالغصب
بمال المجنون فيطيب له من الربح حصة ماله ولا يطيب له
من مال المجنون فيتصدق به كذا في المحيط قال في
الشامي: والقهستاني: وله أن يؤديه إلى المالك ويحل له التناول
لزوال الخبث."
(كتاب الشركة، الباب السابع في المتفرقات ٣٤٦/٢ دار الفكر) فقط
والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب
كتبه: محمد حسن عفي عنه
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
١٤٣٩/٦/٢٥هـ، ٢٠١٨/٣/١٤م

الجواب صحيح
[illegible]
١٤٣٩/٦/٢٦هـ

الجواب صحيح
[illegible]

٢٦/٦/١٤٣٩هـ

جامعة فاروقية
دار الإفتاء
شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراچی (پاکستان)

Scanned by CamScanner